

شجر کاری کی اہمیت

شجر کاری کا مطلب ہے درخت لگانا، بودنے اُمانا وغیرہ۔ درخت آسمین پر اُترتے ہیں۔ یہ نہ صرف جھاؤں میں آکر آہیں لگنے کا خوف دلاتی آلودگی میں کمی کا باعث بھی بنتے ہیں۔ ان سے عالمی جدت میں کمی واقع ہوتی ہے۔ یہ عمارتی لٹری کے حصول کا ذریعہ بھی ہیں۔ درخت جلانے کے آئندہ ہونے کے طور پر وسیع پیمانے پر استعمال ہوتے ہیں۔ درختوں سے زمینیں کٹاؤ میں کمی ہوتی ہے۔ اور سیلابوں کی تباہ کاریوں سے بچانے میں مدد ثابت ہوتی ہے۔ آف نسل درخت لگائی ہے اور اگلی نسل اس سے فیض یاب ہوتی ہے۔

کسی بھی وقت کا 25 فیصد جنگلات بر مشتمل ہونا بہت ضروری ہے۔ یہ ماحولیات کی تبدیلی کا باعث بنتے ہیں۔ ان کی بدولت بارشیں بڑھانے والے بارشیں بڑھانے کا باعث بنتے ہیں۔ ان سے شہر میں موسم کے تبدیل بھی حاصل ہوتے ہیں۔

عمارت سازی میں انسان نے از حد قدم سے لٹری کا بہت استعمال کیا ہے۔ گھنٹیں دروازے، لکڑی کی اور زینچ سے لٹری سے بنایا جاتا رہا ہے۔ اب اگرچہ گھنٹیں تو لکڑی کی نہیں ہوتیں مگر انہیں بھی باقی سے الگ کیا گیا ہے۔ لٹری سے بنایا جاتا رہا ہے۔ بیمار دیران خانوں میں بنائے گئے ہیں۔ لٹری سے بنائے جاتے ہیں۔



یہاں سائنس کیا حال ہوتا ہے وہ خطے قبول اور ٹھیکوں میں
گھرے ہوئے ہوئے ہیں جن میں درخت زیادہ ہوتے ہیں
سخت کاری کے حوالے سے اسلامی تعلیمات بھی
جامع ہیں۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:
”اللہ عز و جل اس کے آسمان سے پانی برسایا جس سے تم
سے پھل اور اُسی سے اُگے ہوئے درختوں کو تم اپنے جانوروں
کو کھلاتے ہو۔ اسی سے وہ گھبراہٹ میں کہتی، زینون
کھجور، انگور اور برہم کے پھل اُگتا ہے۔“
”میں لوگوں کو بڑی ستائیاں دیتا ہوں۔“

”مل شجر کی گفتگو سنئے پھر اور حیرت میں آئے
اب برف بولے، سی اور سبز خاموش ہیں۔“

ارشاد رسول اللہ ﷺ ہے:
”جو کوئی درخت لگائے پھر اس کی حفاظت
کریں یہاں تک کہ وہ پھل دینے لگے اس کے لئے اللہ کے بارے میں

جن ملائکوں میں درخت زیادہ ہوتا ہے وہاں کے لوگ زیادہ
مندانہ و خوش صورت ہوتے ہیں۔ درخت دینی تہا و تہ
پا کرتے ہیں۔ پھر پورے کھن میں کیا کرتا ہے۔ حیا
و عفت رکھتا رہتا ہے اور دُعا کرتا ہے کہ فطرتی

مجموعہ وارثوں کے لئے ہے۔

”کل شجر کی گفتگو سنئے تھے اور حیرت میں تھے
اب پرفیہ بولے ہیں اور سب خاموش ہیں۔“

ارشاد رسول ﷺ: ”جو کوئی درخت لگائے پھر اس کی حفاظت کرے
پیارا تک کے وہ لہلہ دینے لگے اس کے لئے اللہ کے ہاں مستحق ہے۔“

جن علاقوں میں درخت زیادہ پورے ہیں۔ وہاں کے لوگ زیادہ
محبت مند اور خوش صورت ہوتے ہیں۔ درخت زینتی بناؤں سے
بچاتے ہیں۔ پھر پورا آکسیجن مہیا کرتے ہیں۔ چنانچہ
لوگ روتا روتا رہتے ہیں اور ڈر زور دیتے کہ فطرتی شاعری
کے سب صحاح ہیں۔ ان کی شاعری کا زیادہ تر حلقہ
ان کے گھر سے اس خطے تک کے تفکر پر مبنی ہے جو
نظر کی حسن سے ملا مال لگا۔

”اسی کے ساتھ میں بیٹھا اسی کا دوست نہیں
درخت کا ٹہنے والا کسی کا دوست نہیں۔“

غور ہے اس امر کی بجائے کہ درختوں کو بے دردی سے کاٹنے
کنی بجائے درخت زیادہ مفید اور میں لگانے کا سہلی۔



پاکستان کی موجودہ حکومت اور اس کے صدر عمران خان نے بھی
10 بلین روپے کا منصوبہ پیش کر دیا تھا۔ مختلف علاقوں میں
لوہے لگانے کے لیے دراصل بہت سی اصلاحات کے لوگوں نے
درختوں کو بے دریغ کاٹ دیا۔ بہت سی جنگلات میں بہت
کمی ہو گئی تھی اور درخت نہ لگانے لگے۔ اس
منصوبے کے تحت ملک بھر میں سبز انقلاب آیا۔

4% نقد سرمایہ موجود جنگلات کے لیے

لے گا۔ سبز ہیں۔ بہت سے نیری نظام کا لازمی حصہ
ستھ کاربن ہے۔ حیات سبز میں درختوں کے سائے لگنے
سبب کھاروں پر درخت لگانے لگے۔ اس کا رواج
انگریزوں کے دور سے ہی تھا۔ انٹس کی دیاں تک اس پر
زور دیا گیا تھا۔ لہذا اس کی دیاں میں بہت سے
کم ہونا شروع ہوئے۔ اور آج تک ان میں کمی نہیں
واقع ہوئی ہے۔ محکمہ جنگلات کو ماضی کی طرف
لوٹنا چاہیے اور نیری کے گرد شجر کاری کرنی چاہیے۔

جب واسطے میں کوئی سادہ زبانے کا
یہ آخری درخت بہت یاد آئے گا۔

درختوں سے جنگل سے اس اور بھی جنگل اور درخت
جنگل حیات سبز کے لیے ہیں۔ اس جنگلات

روزہ شروع ہو جاتا ہے۔ اس کے دنوں میں سے روزہ
کم ہونا شروع ہوتا ہے۔ آج تک ان میں سے
واقع ہوئی ہیں۔ یہ محکمہ جنگلات کو مافی کی طرف
لوٹا جا رہا ہے اور نیروں کے گرد شجر کاری کر رہی ہے۔

جب راستے میں کوئی سار نہ ملے گا
یہ آخری درخت بہت یاد آئے گا۔

درختوں سے جنگل سے ہیں اور یہی جنگل اور درخت
جنگل حیات کو مگر کرتے ہوئے ہیں۔ اب جنگلات
میں لکھن سے جنگل حیات کو شدید خطرات لاحق
ہوئے ہیں۔ اس لئے لوگوں نے اپنے گروں کو بچانے
کیلئے ان جاندار درختوں کو کاٹنا شروع کیا
کچھ عرصے بعد ان کو ماحولیاتی تبدیلیوں نے آکھیر
لوٹ لے لیوں کو لے کر سرسبز علاقوں
میں جانے لگا مگر ان کے لئے جاسکیں۔ کاشت
ایہوں نے یہ درخت نہ کاٹے ہوئے لوتے
فنا اور ماحول دونوں اچھے اور برے ہوئے۔